



سوال

(681) درمیانی قعدہ میں درود شریف پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درمیانی قعدہ میں کیا درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ کے مطابق درود شریف نہ پڑھنے والے کا موقف بے دلیل ہے کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پہلے ”تشہد“ میں درود پڑھنے کے لیے علامہ البانی کا استدلال عام حدیث:

”فَقِيَتْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ؟ قَالَ: تَوَلَّوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ...“ صحیح البخاری، باب الصَّلَاةِ عَلٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم: ۶۳۵۷ سے ہے، جب کہ مخالفین کا استدلال بھی چند ایک روایات پر مبنی ہے۔ مثلاً ”مسند احمد“ اور ابن خزیمہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشہد سکھایا۔ پس جب وہ درمیانی قعدہ میں بیٹھتے اور آخر قعدہ میں بیٹھتے، تو بائیں ران پر بیٹھتے اور تشہد ”عبدہ ورسولہ“ تک پڑھتے۔ پھر اگر درمیانی قعدہ میں ہوتے تو صرف تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جاتے اور اگر اخیر میں ہوتے، تو تشہد کے بعد جوا چاہے دعا مانگتے۔ پھر سلام پھیرتے اور دوسری روایت میں ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرمایا:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، كَانَتْهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى يَقُومَ سَنَنَ أَبِي دَاوُدَ، بَابُ فِي تَخْفِيفِ الْقُتُوبِ، رقم: ۹۹۵، سنن الترمذی، باب نَاجَاءِ فِي مَقْدَارِ الْقُتُوبِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، رقم: ۳۶۶

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں بیٹھتے گویا کہ گرم ہاتھ پر ہوں۔“

لیکن روایت ہذا مستقطع ہے۔ کیونکہ ابو عبیدہ کا سماع اپنے باپ سے ثابت نہیں۔ ”ابن ابی شیبہ“ میں تیمم بن سلمہ کے طریق سے ہے، کہ

كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، كَانَتْهُ عَلَى الرَّضْفِ - إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَجَوَّزَ -

”حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب دو رکعتوں میں بیٹھتے، تو گویا وہ گرم ہاتھ پر ہوتے۔“

اس کی سند صحیح ہے۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ لیکن پہلا مسلک اولیٰ معلوم ہوتا ہے۔“



هذا ما عندي والتألم بالصواب

فتاوى حاقظ ثناء التمدني

كتاب الصلوة: صفحة: 581

محدث فتوى